FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 26۔اپریل 2016ء 18 رجب 1437 ہجری 26 شہادت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 95

افراط و تفریط سے بچو

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا طریق اختیار کرو جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط اور صحیح طریق پر استقامت اختیار کرو اور جان لو کہ تم میں سے کوئی اپنے عمل سے نجات نہیں پائے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ! آپؐ بھی نہیں! فرمایا میں بھی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانک لے۔ (ریاض الصالحین باب فی الاستقامة حدیث :86)

بعض فقہی مسائل کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے عمل کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کی روایات و ارشادات

اپنے خیالات اور دلوں میں روشنی پیدا کریں اور اپنے دلوں کو تقویٰ سے بھر دیں

خوشیاں ایسے منائی جائیں جن سے بنی نوع کو فائدہ ہو اور تفریح بھی ایسی ہونی چاہئے جو علم و محبت میں اضافہ کا باعث ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22/اپریل 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22/اپریل 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود کے عمل کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کی روایات اور ارشادت بیان فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ انسان کیلئے دو چیزوں کی صفائی بہت ضروری ہے، ایک سوچ اور فکر اور دوسری لطیف جذبات یعنی نیکی کے جذبات ہیں۔ جب دل صاف ہوگا تو جذبات بھی صاف ہوں گے۔ اور افکار کا صاف رہنا یہ دماغ کی صفائی سے حاصل ہوتا ہے۔ تنویر اس بات کو کہتے ہیں کہ انسان کے اندر ایسا نور پیدا ہو جائے کہ ہمیشہ صحیح اور درست خیال پیدا ہوں۔ یہ باتیں مسلسل کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود سے کوئی فقہی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ مولوی نورالدین، مولوی عبدالکریم یا کسی اور مولوی صاحب کا نام لیتے کہ ان سے پوچھ لو اور بعض دفعہ جب دیکھتے کہ یہ مسئلہ ایسا ہے جس کا بحیثیت مامور آپ کو جواب دینا ضروری ہے تو آپ خود اس کا حل فرماتے۔ فرمایا روحانی ترقی کیلئے تنویر فکر اور تقویٰ و طہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ فکر، سوچ اور غور کا تعلق تنویر دماغ سے ہے اور جذبات کا نیکی پر قائم رہنا تقویٰ ہے۔ جب انسان کو تنویر مل جائے تو وہ بدی سے محفوظ رہتا ہے اور جب بدی سے محفوظ رہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے نیچے آ جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے سفر میں نماز قصر کرنے کے بارے میں فرمایا کہ میرا مذہب اس بارے میں یہی ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈالے جب انسان گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ سفر ہے۔ عرف میں جو سفر ہے خواہ وہ دو تین میل ہو اس پر سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ جب سفر کی نیت سے سفر ہو تو وہی سفر ہے، پھر **انما الا عمال بالنیات** کو بھی سامنے رکھنا چاہئے۔ نیت کو خوب دیکھ لو۔ ایسی باتوں میں تقویٰ کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔ فرمایا کہ حکام کا دورے وغیرہ کرنا سفر نہیں ہے، یہ تو ویسا ہی ہے جیسے کوئی اپنے باغ کی سیر کرتا ہے۔ اس سوال پر کہ کیا مرکز میں آ کر نماز قصر کرنا جائز ہے، فرمایا کہ جو شخص تین دن کے واسطے یہاں قادیان میں آوے اس کے لئے قصر کرنا جائز ہے لیکن اگر امام مقیم ہے تو پھر اس کے پیچھے پوری نماز پڑھنی ہوگی۔ پھر نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کرنے کی صورت میں جمعہ سے قبل سنتیں پڑھنے کے بارے میں فرمایا کہ اس بارے میں اختلاف ہوا ہے۔ اگر نمازیں جمع کی جائیں تو پہلی، پچھلی اور درمیانی سنتیں معاف ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور جمعہ کی پہلی سنتیں بھی پڑھیں۔ آپ جمعہ کی نماز سے قبل سنتیں پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا کہ سفر میں جمعہ کی نماز پڑھنا بھی جائز ہے اور چھوڑنا بھی جائز ہے۔ چھوڑنے سے مراد ہے ظہر کی نماز پڑھے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ظاہری خوشی کے بارے میں بھی حضرت مسیح موعود نے ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ فرمایا خاص مواقع پر چراغاں کیا جاتا تھا۔ ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی پر چراغاں کیا گیا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایسی باتیں اچھی لگتی ہیں، مجھے یاد ہے کہ بیت مبارک کے کناروں پر چراغ جلائے گئے تھے، ہمارے مکان پر، بیت پر اور مدرسہ پر بھی چراغ جلائے گئے حضرت مسیح موعود حکم عدل ہونے کی حیثیت سے قرآنی نص کے خلاف کوئی بات نہ کرتے تھے۔ جہاں ملکی اور سیاسی ضرورت ہو تو چراغاں کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پس خوشیاں ایسے منائی جائیں جن سے بنی نوع کو فائدہ ہو۔ عید پر قربانی کا گوشت ملتا ہے اور فطرانہ سے غریبوں کو مدد ملتی ہے۔ بچے اگر تھوڑی سی تفریح کر لیں تو کوئی حرج نہیں۔ بچوں پر بچپن سے ہی واضح کر دینا چاہئے کہ ہم دینی اور ملکی قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہی تمام کام کریں گے۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے بچپن کے دو واقعات بیان فرمائے۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ سفر ملتان سے واپسی پر لاہور قیام کے دوران مومی مجسموں کا مشاہدہ کیا جس میں مختلف بادشاہوں کے حالات تصویری شکل میں دکھائے گئے تھے۔ چونکہ ایک علمی چیز تھی اس لئے حضرت مصلح موعود کو دکھانے کیلئے حضرت مسیح موعود لے گئے اور دوسرے واقعہ میں لاہور سے واپسی پر مخالفین کا ہجوم دیکھا جو حضرت مسیح موعود کو گالیاں دے رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر ہے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت نے بڑھنا ہے اور بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم وہ تبدیلی پیدا کریں جو حضرت مسیح موعود چاہتے ہیں۔ اپنے خیالات اور دلوں میں روشنی پیدا کریں اور اپنے دلوں کو بھی تقویٰ سے بھریں۔ حضور انور نے آخر پر مکرمہ امۃ الحفیظ رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال کی وفات پر مرحومہ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2016ء کا دوسرا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 13 تا 19 مئی 2016ء کو منایا جا رہا ہے۔ تمام امراء، صدران و سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ ہفتہ قرآن کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فرد جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کر کے ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ دوران ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔ ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کر کے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ قرآن اور ترجمہ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں، اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دورانِ ہفتہ جاری کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکاتِ قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔ نیز دورانِ ہفتہ فضائل قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ مئی 2016ء کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبہ جمعہ

ماں باپ بعض دفعہ تو بچوں کو کسی کام کے کرنے پر سختی سے سرزنش کرتے ہیں، بے انتہا سختی کرتے ہیں اور بعض لوگ بچوں کی غلطیوں پر اتنی زیادہ صَرفِ نظر کرتے ہیں کہ بچے کو اچھے اور برے کی تمیز مٹ جاتی ہے اور یہ دونوں باتیں بچوں کی تربیت پر برا اثر ڈالتی ہیں

باپوں کو خاص طور پر بچوں کی تربیت میں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ کہاں نرمی کرنی ہے، کہاں سختی کرنی ہے، کس طرح سمجھانا ہے، یہ باپوں کی ذمہ داری ہے صرف ماؤں پہ نہ چھوڑیں

حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کرام کی تصاویر کے استعمال سے متعلق ضروری احتیاطوں کے اختیار کرنے کی تاکید

امام کی آواز کے مقابلے میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے

حضرت مسیح موعود بدعات کو دُور کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ ایک احمدی کو بدعات کے خلاف جہاد کرنا چاہئے۔ علم کے معاملہ میں بخل نہیں کرنا چاہئے۔ اس کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جلد باز طبیعت بعض دفعہ بغیر سوچے سمجھے اعتراض کی بات کر دیتی ہے اور اس سے دوستوں کو بچنا چاہئے۔ بیماروں پر حق اور صداقت کا اثر بہت جلدی ہوتا ہے۔ ڈاکٹر بیماروں کو دعوت الی اللہ کیا کریں۔ اس طرح سے وہ دین کی خدمت کر سکتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے کام کریں لوگوں کو خوش کرنے کے لئے کام نہیں کرنا چاہئے

مکرم عبدالنور جابی صاحب آف سیریا کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 مارچ 2016ء بمطابق 18 امان 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ماں باپ بعض دفعہ تو بچوں کو کسی کام کے کرنے پر سختی سے سرزنش کرتے ہیں، بے انتہا سختی کرتے ہیں اور بعض لوگ بچوں کی غلطیوں پر اتنی زیادہ صَرفِ نظر کرتے ہیں کہ بچے کو اچھے اور برے کی تمیز مٹ جاتی ہے اور یہ دونوں باتیں بچوں کی تربیت پر بُرا اثر ڈالتی ہیں۔ زیادہ سختی، بات بات پر بلاوجہ اور بغیر دلیل کے روکنا ٹوکنا بچوں کو باغی بنا دیتا ہے اور پھر وہ ایک عمر کے بعد جائز بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اسی طرح بچے کی ہر معاملے میں ناجائز طرفداری بھی جیسا کہ مَیں نے کہا بچوں کی تربیت پر بُرا اثر ڈالتی ہے۔ خاص طور پر ایسی عمر کے بچے جو بچپن سے نکل کر نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہوں ان کو والدین کے یہ رویے جو ہیں خراب کرتے ہیں خاص طور پر باپوں کے۔ پس ایسی عمر میں بچوں کو سمجھانے کے لئے دلیل سے بات کرنی چاہئے اور خاص طور پر اس زمانے میں جبکہ بچوں پر صرف اپنے محدود ماحول کا ہی اثر نہیں ہے بلکہ پورے ملک بلکہ اس سے بھی بڑھ کر پوری دنیا کے ماحول کا اثر ہو رہا ہے۔ ایسے حالات میں باپوں کو خاص طور پر بچوں کی تربیت میں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ کہاں نرمی کرنی ہے، کہاں سختی کرنی ہے، کس طرح سمجھانا ہے، یہ باپوں کی ذمہ داری ہے صرف ماؤں پہ نہ چھوڑیں۔

حضرت مسیح موعود کس طرح تربیت فرمایا کرتے تھے اس کا ایک واقعہ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کی تفصیل بیان کر رہے ہیں کہ کون سی چیزیں حلال ہیں اور کون سی طیب ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف جانور مختلف کاموں کے لئے پیدا کئے ہیں۔ کوئی خوبصورتی کے لئے کہ دیکھنے میں خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ کوئی آواز کے لئے کہ اس کی آواز بہت عمدہ ہے۔ کوئی کھانے کے لئے کہ اس کا گوشت اچھا ہے۔ کوئی دوائی کے لئے کہ اس کے گوشت میں کسی مرض سے صحت دینے کی طاقت ہے۔ صرف جانور اور حلال دیکھ کر اسے نہیں کھانا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک جانور کا گوشت صحت کے لئے مضر نہ ہو مگر وہ مثلاً بعض فصلوں یا انسانوں میں بیماری پیدا کرنے والے کیڑوں کو کھاتا ہو۔ (اسی لئے بعض قسم کے پرندے ہیں گو وہ حلال ہیں لیکن حکومتوں کی طرف سے بھی ان کو مارنے کی پابندی ہوتی ہے۔ پاکستان میں بھی پابندی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ فصلوں کے کیڑے کھا رہے ہوتے ہیں۔ تو فرمایا کہ کیڑے کھانے والے ہیں۔) گوشت کے لحاظ سے اس کا گوشت حلال بھی ہوگا اور طیّب بھی مگر پھر بھی بنی نوع انسان کا عام فائدہ دیکھتے ہوئے اس کا گوشت طیّب نہ رہے گا۔ (پس بیشک حلال بھی ہے طیب بھی ہے لیکن پھر دیکھنے والی چیز یہ ہوگی کہ زیادہ فائدہ کس کا ہے۔ اپنے فائدے پر بنی نوع کے فائدے کو ختم کرنا ہوگا یا بنی نوع کے فائدے کو اپنے فائدے پر ترجیح دینی ہوگی) کیونکہ ان کے کھانے کی وجہ سے انسان بعض اور فوائد سے محروم رہ جائیں گے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) مجھے بچپن ہی میں یہ سبق سکھایا گیا تھا۔ میں بچپن میں ایک دفعہ ایک طوطا شکار کر کے لایا۔ حضرت مسیح موعود نے اسے دیکھ کر کہا کہ محمود! اس کا گوشت حرام تو نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کھانے کے لئے ہی پیدا نہیں کیا۔ بعض خوبصورت جانور دیکھنے کے لئے ہیں کہ انہیں دیکھ کر آنکھیں راحت پائیں۔ بعض جانوروں کو عمدہ آواز دی ہے کہ ان کی آواز سن کر کان لذت حاصل کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہر حس کے لئے نعمتیں پیدا کی ہیں

وہ سب کی سب چھین کر زبان ہی کو نہ دے دینی چاہئیں۔ (یعنی اپنی زبان کے مزے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر جانور کو مارا جائے اور کھایا جائے اس کے دوسرے جو فوائد ہیں وہ دیکھنا چاہئیں۔ صرف اپنے کھانے کا مزا نہیں لینا چاہئے۔ تو پھر فرمایا کہ) دیکھو یہ طوطا کیسا خوبصورت جانور ہے۔ حضرت مسیح موعود نے حضرت مصلح موعود کو فرمایا کہ دیکھو یہ طوطا کیسا خوبصورت جانور ہے۔ درخت پر بیٹھا ہوا دیکھنے والوں کو کیسا بھلا معلوم ہوتا ہوگا۔

پس یہ خوبصورت انداز جو تربیت کا ہے نہ صرف دل پر اثر کرنے والا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو بھی ذہن میں بٹھانے والا ہے کہ حلال اور طیب تو کھاؤ لیکن اس میں بھی احتیاط ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے حلال کا بھی حکم دیا، طیب کا بھی حکم دیا لیکن طیب کی تعریف بعض جگہ بدل بھی جاتی ہے۔ پس جو جانور یا پرندے دوسرے مفید کاموں میں استعمال ہو رہے ہوں یا دوسری جگہ فائدہ پہنچا رہے ہوں ان میں سے بعض حلال ہونے کے باوجود طیب نہیں رہتے کیونکہ ان کا فائدہ ان کے گوشت کھانے سے دوسری جگہ پر بہرحال زیادہ ہے۔

حضرت مصلح موعود کے بیان کردہ بعض اور واقعات بھی پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود دنیا سے بدعات کو دُور کرنے اور (دین) کی خوبصورت تعلیم دکھانے آئے تھے۔ پس جب آپ کا یہ مشن تھا تو کس طرح یہ ممکن ہے کہ آپ کی اپنی ذات سے کسی قسم کی بدعت کے پھیلنے کا احتمال ہو یا بدعت پھیلانے والے ہوں (نعوذ باللہ)۔

حضرت مصلح موعود ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے خود اپنی تصویر کھنچوائی لیکن جب ایک کارڈ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا (پوسٹ کارڈ تھا) جس پر آپ کی تصویر تھی تو آپ نے فرمایا کہ اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور جماعت کو ہدایت فرمائی کہ کوئی شخص ایسے کارڈ نہ خریدے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آئندہ کسی نے ایسا کرنے کی جرأت نہ کی۔

لیکن آجکل پھر بعض جگہوں پر بعض ٹویٹس (Tweets) میں، واٹس ایپ (WhatsApp) پہ میں نے دیکھا ہے کہ لوگ کہیں سے یہ پرانے کارڈ نکال کر یا پھر انہوں نے اپنے بزرگوں سے لئے یا بعضوں نے پرانی کتابوں کی دکانوں سے خریدے اور پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو یہ غلط طریق ہے اس کو بند کرنا چاہئے۔ تصویر آپ نے اس لئے کھنچوائی تھی کہ دور دراز کے لوگ اور خاص طور پر یورپین لوگ جو چہرہ شناس ہوتے ہیں وہ آپ کی تصویر دیکھ کر سچائی کی تلاش کریں گے، اس کی جستجو کریں گے لیکن جب آپ نے دیکھا کہ لوگ کارڈ پر تصویر شائع کر کے یہ کاروبار کا ذریعہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں یا کہیں بنانہ لیں اور جب آپ نے محسوس کیا کہ اس سے بدعت نہ پھیلنی شروع ہو جائے، یہ بدعت پھیلنے کا ذریعہ نہ بن جائے تو آپ نے سختی سے اس کو روک دیا بلکہ بعض جگہ آپ نے فرمایا کہ ان کو ضائع کروا دیا جائے۔ پس وہ بعض لوگ جو تصویروں کا کاروبار کرتے ہیں، جنہوں نے تصویروں کو کاروبار کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور بے انتہا قیمتیں اس کی وصول کرتے ہیں ان کو توجہ کرنی چاہئے۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود کی تصویر میں بعض رنگ بھر دیتے ہیں حالانکہ کوئی coloured تصویر حضرت مسیح موعود کی نہیں ہے۔ یہ بھی بالکل غلط چیز ہے اس سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ اسی طرح خلفاء کی تصویروں کے غلط استعمال ہیں ان سے بھی بچنا چاہئے۔

ایک دفعہ سینما اور بائی سکوپ کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے سامنے ایک شوریٰ میں بحث چل گئی تو اس پر آپ نے فرمایا کہ ''یہ کہنا کہ سینما یا بائی سکوپ یا فونوگراف اپنی ذات میں بُرا ہے، صحیح نہیں۔ فونوگراف خود حضرت مسیح موعود نے سنا ہے بلکہ اس کے لئے آپ نے خود ایک نظم لکھی اور پڑھوائی اور پھر یہاں کے ہندوؤں کو بلوا کر وہ نظم سنائی۔ یہ وہ نظم ہے جس کا ایک شعر یہ ہے کہ

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے، نہ لاف و گزاف سے

پس سینما اپنی ذات میں برا نہیں۔ (لوگ بڑا سوال کرتے ہیں کہ وہاں جانا گناہ تو نہیں ہے۔ یہ اپنی ذات میں برا نہیں ہے) بلکہ اس زمانے میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب اخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلّی طور پر (دعوت الی اللہ کے لئے) یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشا وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔'' (کوئی ڈرامے بازی نہ ہو۔) حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''میری یہی رائے ہے کہ تماشا (دعوت الی اللہ کے لئے) بھی ناجائز ہے۔'' غلط طریق ہے۔

پس اس بات سے ان لوگوں پر واضح ہو جانا چاہئے جو یہ کہتے ہیں کہ ایم ٹی اے پر اگر پروگراموں میں بعض دفعہ میوزک آ جائے تو کوئی حرج نہیں یا وائس آف ...... ریڈیو شروع ہوا ہے اس پر بھی آ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ ان باتوں اور ان بدعات کو ختم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود آئے تھے۔ ہمیں اپنی سوچوں کو اس طرف ڈھالنا ہوگا جو آپ کا مقصد تھا۔ نئی ایجادات سے فائدہ اٹھانا حرام نہیں، نہ یہ بدعات ہیں۔ لیکن ان کا غلط استعمال بدعت بنا دیتا ہے۔ بعض لوگ یہ تجویزیں بھی دیتے ہیں کہ ڈرامے کے رنگ میں (دعوت الی اللہ کے لئے) پروگرام یا تربیتی پروگرام بنائے جائیں تو ان کا اثر ہوگا۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر آپ ایک غلط بات میں داخل ہوں گے یا کوئی بھی غلط بات اپنے پروگراموں میں داخل کریں گے تو کچھ عرصے بعد سو قسم کی بدعات خود بخود داخل ہو جائیں گی۔ غیروں کے نزدیک تو شاید قرآن کریم بھی میوزک سے پڑھنا جائز ہے لیکن ایک احمدی نے بدعات کے خلاف جہاد کرنا ہے اس لئے ہمیں ان باتوں سے بچنا چاہئے اور بچنے کی بہت کوشش کرنی چاہئے۔

ایک غیر احمدی نے ایک اخبار میں مضمون لکھا جو ایک لطیفہ تو ہے۔ اس سے ایک (-) صاحب کی جہالت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ان کی سوچوں کا بھی پتا لگتا ہے کہ یہ اس چیز کو جائز سمجھتے ہیں۔ یہ لکھنے والا لکھتا ہے کہ ایک جگہ ایک عرب گلوکارہ عربی میں میوزک کے ساتھ گانا گا رہی تھی۔ (-) صاحب کو بھی وہاں لے گئے۔ وہ بڑے جھوم جھوم کر وہ سن رہے تھے۔ تو انہوں نے پوچھا کہ (-) صاحب آپ اس عربی پہ اتنا جھوم کیوں رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سبحان اللہ اور ساتھ ساتھ سبحان اللہ اور ماشاء اللہ اور اللہ اکبر بھی پڑھتے جائیں۔ انہوں نے کہا جھوم کیوں رہے ہیں؟ کہتا ہے دیکھو۔ دیکھ نہیں رہے تم کتنی خوبصورت آواز میں قرآن کریم پڑھ رہی ہے۔ اس گانے کو انہوں نے کیونکہ وہ عربی میں تھا قرآن کریم بنا دیا۔ تو جب یہ بدعات پھیلتی ہیں تو سوچیں بھی اسی طرح تبدیل ہو جاتی ہیں۔

ڈاکٹروں کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر خاص طور پر ہندوستان میں مریض کا علاج کرتے ہوئے سمجھتے ہیں کہ اپنے مریض کا ہم ہی علاج کر سکتے ہیں اور کسی اَور کو دکھانے کی ضرورت نہیں۔ اور کسی مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس بات کو مزید بیان فرماتے ہیں کہ ''ہندوستانی ڈاکٹروں میں سے ننانوے فیصد ایسے ہیں جو دوسرے سے مشورے کو بھی اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اس میں شک نہیں کہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب (جو آپ کے معالج تھے) تجربے میں باقی جتنے سب اسسٹنٹ سرجن میں نے دیکھے ہیں ان سے اچھے ہیں مگر باوجود اس کے یہ معنی نہیں کہ انہیں مشورے کی ضرورت نہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا قاعدہ تھا اور خود میں بھی جب 1918ء میں بیمار ہوا ہوں تو میں نے بھی ایسا ہی کیا کہ طبیب اور ڈاکٹر سب جمع کر لئے۔ ڈاکٹروں کی دوائی بھی کھاتا تھا اور طبیبوں کی بھی۔ کیا معلوم اللہ تعالیٰ کس سے فائدہ دے دے۔ اگر کوئی ڈاکٹر اپنے آپ کو خدا سمجھتا ہے تو سمجھے۔ ہم تو اسے بندہ ہی سمجھتے ہیں۔''

اسی طرح آجکل بھی بعض ڈاکٹر ناراض ہو جاتے ہیں اور یہ غلط طریقہ ہے کہ دوسرے سے علاج کیوں کروایا۔ بعض دفعہ عام جڑی بوٹیوں کا علاج کرنے والے لوگ جو باقاعدہ طبیب بھی نہیں ان کے پاس بعض نسخے آ جاتے ہیں اور وہ علاج کرتے ہیں اور مریض کے بہترین علاج کرتے ہیں۔ جہاں بعض دفعہ ڈاکٹر فیل ہو جاتے ہیں، کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا وہاں ان کے یہ علاج یا ٹونے ٹوٹکے کام آ جاتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''سید احمد نور صاحب کابلی کے ناک پر زخم تھا۔ انہوں نے کئی

علاج کروائے۔ لاہور کے میوہسپتال بھی گئے۔ ایکسرے کرا کر علاج کرایا کہ پتا لگے کیا وجہ ہے مگر زخم اور بھی خراب ہوتا گیا۔ آخر وہ پشاور گئے وہاں ایک نائی سے علاج کرایا۔ اس نے صرف تین روز دوائی استعمال کروائی اور زخم اچھا ہو گیا۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ اب ایسے ماہرین موجود ہیں جن کو ایسے ایسے پیشے آتے ہیں کہ اگر انہیں زندہ رکھا جائے تو اس سے آگے کئی نئے پیشے جاری ہو سکتے ہیں۔ زندہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ریسرچ کروائی جائے، ان کو توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے نسخے آگے جاری رکھیں۔ لیکن ہوتا کیا ہے؟ تیسری دنیا کے ملکوں میں ان کے جاننے والے چونکہ انہیں زندہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتے اس لئے وہ ترقی نہیں کر رہے۔ اگر ان کی طرف لوگوں کی توجہ ہو تو ان سے آگے کئی فنون نکل سکتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہی ہڈیوں کا ٹھیک کرنا ہے۔ پہلوان اور نائی اسے جانتے ہیں اور اس سے پرانی دردوں اور ٹیڑھی ہڈیوں کو درست کیا جا سکتا ہے۔ بعض اس میں بڑے ماہر ہوتے ہیں۔ بعض تو بنے ہوئے ہیں جو صحیح ہڈیاں بھی توڑ دیتے ہیں۔ لیکن بعض بڑے ماہرین ہیں۔ تو اسے سیکھ کر پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ پرانے زمانے میں لوگ ان پیشوں کے اظہار میں بہت بخل سے کام لیتے تھے اور کوئی کسی کو بتاتا نہ تھا۔ اس لئے وہ مٹ گئے۔ بہت ساری چیزیں، باتیں جو پرانے لوگوں میں تھیں، بعض نسخے تھے کیونکہ آگے بتاتے نہیں تھے کہ کسی کو پتا نہ لگ جائے اس لئے ختم ہو گئے۔ یورپ والے ایسا نہیں کرتے بلکہ اپنے فن کو عام کر دیتے ہیں اور اس سے وہ روپیہ بھی زیادہ کما سکتے ہیں۔ (بعض دوائیاں بھی پیٹنٹ ہوتی ہیں کچھ عرصہ کے بعد عام ہو جاتی ہیں)

حضرت مسیح موعود سنایا کرتے تھے کہ ایک نائی تھا جسے ایسی مرہم کا علم تھا جس سے بڑے بڑے زخم، خراب زخم بھی اچھے ہو جاتے تھے۔ لوگ دُور دُور سے اس کے پاس علاج کروانے کے لئے آتے تھے۔ اس کا بیٹا اس کا نسخہ پوچھتا تو وہ جواب دیتا کہ اس کے جاننے والے دنیا میں دو نہیں ہونے چاہئیں۔ پس میرے پاس ہے علم، یہیں رہے گا بیٹے کو بھی نہیں بتانا۔ آخر وہ بوڑھا ہو گیا اور سخت بیمار ہوا تو اس کے بیٹے نے کہا کہ اب تو بتا دیں۔ زندگی کا پتا کچھ نہیں۔ وہ کہنے لگا کہ اچھا اگر تم سمجھتے ہو کہ میں مرنے لگا ہوں تو بتا دیتا ہوں۔ مگر پھر کہنے لگا کہ کیا پتا میں اچھا ہی ہو جاؤں۔ اس لئے پھر بتانے سے رک گیا اور چند گھنٹوں کے بعد اس کی جان نکل گئی اور اس کا بیٹا بیچارہ پوچھتا رہ گیا۔ فن سے محروم رہ گیا۔ اس کا تو یہ خیال تھا کہ فن حاصل کر لوں گا لیکن بہرحال اپنے باپ کی ضد کی وجہ سے جاہل کا جاہل ہی رہ گیا۔ اور اس کا باپ اس کے کوئی کام نہ آ سکا، نہ اس کا فن اس کے کام آ سکا۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ بخل ترقی کا نہیں بلکہ ذلت و رسوائی کا موجب بنتا ہے اس لئے ایسے معاملوں میں، علم کے معاملے میں بخل نہیں کرنا چاہئے۔ اس کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں بعض دفعہ یہ خاندانوں کی تباہی کا موجب ہو جاتا ہے تو ان پیشوں اور فنون کا سکھانا مضر نہیں بلکہ مفید ہے۔ اس سے علم ترقی کرتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ فنون خصوصاً مردہ فنون کو ترقی دی جائے۔‘‘

پس کہیں ڈاکٹر تکبر کا باعث بن رہے ہوتے ہیں اور اس تکبر کی وجہ سے دوسرے کے لئے تکلیف کا باعث بن رہے ہوتے ہیں اور کبھی جہالت جو ہے وہ علم کا خاتمہ کر دیتی ہے اور پھر وہ فائدہ جو دنیا کو پہنچ رہا ہوتا ہے اس سے دنیا محروم رہ جاتی ہے۔ تو یہ غیر ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ملکوں میں عام چیز ہے۔ وہاں جماعت احمدیہ کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ اس جہالت کو دُور کریں۔

انسان کی مختلف طبائع ہوتی ہیں بعض اخلاص میں بڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور ہر بات کو شرح صدر سے مانتے ہیں۔ بعض جلد باز ہوتے ہیں۔ نیت بد نہ بھی ہو تب بھی اعتراض کر دیتے ہیں یا ایسے رنگ میں بات کرتے ہیں جس میں اعتراض کا رنگ ہو۔ ایسے ہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک دفعہ ایسی ہی دو مختلف طبیعتوں کا اجتماع ہو گیا (یعنی ایک جگہ اکٹھے ہو گئے۔) 4/اپریل 1905ء کو جو خطرناک زلزلہ آیا اس موقع پر حضرت مسیح موعود کو زلازل کے متعلق کثرت سے الہامات ہوئے۔ (بہت کثرت سے الہامات ہوئے کہ اب زلزلے آئیں گے) تو آپ خدا تعالیٰ کے کلام کا ادب اور احترام کرتے ہوئے اپنے باغ میں تشریف لے گئے۔ کئی بیوقوف (اُس وقت بھی یہ) کہہ دیا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود طاعون سے ڈر کر باغ میں چلے گئے ہیں۔ اس زمانے میں طاعون بھی تھا اور زلزلے بھی آ رہے تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ عجیب بات ہے کہ میں نے بعض احمدیوں کے منہ سے بھی یہ بات سنی ہے حالانکہ طاعون کے ڈر سے حضرت مسیح موعود نے کبھی اپنا گھر نہیں چھوڑا۔ اس وقت چونکہ زلازل کے متعلق آپ کو کثرت سے الہامات ہو رہے تھے اس لئے آپ نے یہی مناسب خیال فرمایا کہ کچھ عرصہ باغ میں رہیں۔ باقی دوستوں کو بھی آپ نے وہیں رہنے کی تحریک کی اور چونکہ جلدی تھی اس لئے کچھ تو خیموں کا انتظام کیا گیا اور کچھ لوگوں نے اینٹوں پر چٹائیاں وغیرہ ڈال کر رہنے کے لئے جھونپڑیاں بنا لیں‘‘ اور سب کو آپ نے اپنے ساتھ رکھا۔ پس جلد باز طبیعت بعض دفعہ بغیر سوچے سمجھے اعتراض کی بات کر دیتی ہے اور اس سے دوستوں کو بچنا چاہئے۔

خطبہ الہامیہ کے دوران حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کو جس طرح دیکھا اسے بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ آپ عربی میں عید کا خطبہ پڑھیں آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا جائے گا۔ آپ نے اس سے پہلے کبھی عربی میں تقریر نہ کی تھی لیکن جب تقریر کرنے کے لئے آئے اور تقریر شروع کی تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے گو میں چھوٹی عمر میں ہونے کی وجہ سے عربی نہ سمجھ سکتا تھا مگر آپ کی ایسی خوبصورت اور نورانی حالت بنی ہوئی تھی کہ میں اول سے آخر تک برابر تقریر سنتا رہا حالانکہ ایک لفظ بھی نہ سمجھ سکتا تھا۔

(بیت) مبارک قادیان کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے یہ واقعہ بیان فرمایا جس کا ذکر الفضل میں ایک رپورٹ میں یوں ملتا ہے کہ ’’بعض دوستوں نے عرض کیا کہ خطبہ الہامیہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا جو اشتہار شامل ہے اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ (بیت) مبارک کون سی ہے۔ (حضرت مصلح موعود سے لوگوں نے یہ سوال پوچھا۔) اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خطبہ الہامیہ منگوا کر وہ اشتہار پڑھا اور سمجھایا کہ اس سے مراد یہی (بیت) ہے جو حضرت مسیح موعود نے بنائی ہے اور پھر حسب ذیل روایت آپ نے بیان فرمائی کہ ایک دفعہ (اماں جان) بیمار ہو گئیں اور قریباً 40 روز تک بیمار رہیں۔ ایک دن حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس (بیت) کے متعلق الہام ہے۔ (آپ نے تو اس کے مختصر الفاظ بیان کئے ہیں اصل الہام اس طرح ہے کہ) مُبارِکٌ ...... کہ آپ نے فرمایا کہ کیونکہ یہ اس (بیت) کے بارے میں الہام ہے تو چلو اس میں چل کر دوائی دیتے ہیں۔ (حضرت اماں جان کو وہاں (بیت) میں جا کر دوائی دیتے ہیں)۔ تو آپ نے وہاں آ کر دوا پلائی اور دو گھنٹے کے اندر (اماں جان) اچھی ہو گئیں۔‘‘

ڈاکٹروں کو ایک نصیحت کہ انہیں دین کی خدمت کرنے کا حق ادا کرنا چاہئے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ’’بیماروں پر حق اور صداقت کا اثر بہت جلدی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود سے ایک طبیب نے پوچھا، (ڈاکٹر نے پوچھا کہ) مَیں دین کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ بیماروں کو (دعوت الی اللہ) کیا کریں۔ یہ بہت اچھا موقع ہوتا ہے کیونکہ بیمار کا دل نرم ہوتا ہے۔‘‘

پس یہ سوچ اس زمانے کے ڈاکٹروں کو بھی رکھنی چاہئے اور یہی سوچ اور عمل پھر دنیا کمانے کے ساتھ دین کی خدمت کا موقع دے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا بھی بنائے گا۔

پردے کا مسئلہ آجکل یہاں مغربی ممالک میں عورت کے حقوق کے نام پر یا دہشت گردی کو ختم کرنے کے نام پر یا بلاوجہ (دین حق) پر اعتراض کرنے کی وجہ سے بڑے زور وشور سے اٹھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا ہے کہ کس طرح کا پردہ کرنا چاہئے۔ کن حالات میں کرنا چاہئے۔ اس میں عورت کی زینت کے ظاہر ہونے کے بارے میں بھی یہ فرمایا ہے کہ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا (النور:32)۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے اور اس حوالے سے حضرت مسیح موعود کا جو ارشاد ہے وہ پیش کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’اِلَّا مَا ظَھَرَ

مِنْهَا کے یہ معنی ہیں کہ وہ حصہ جو آپ ہی آپ ظاہر ہو اور جسے کسی مجبوری کی وجہ سے چھپایا نہ جا سکے خواہ یہ مجبوری بناوٹ کے لحاظ سے ہو۔ (یعنی بناوٹ یہ نہیں کہ ظاہری بناوٹ بلکہ جسم کی بناوٹ) جیسے قد ہے کہ یہ بھی ایک زینت ہے مگر اس کو چھپانا ناممکن ہے۔ اس لئے اس کو ظاہر کرنے سے شریعت نہیں روکتی۔ یا بیماری کے لحاظ سے ہو کہ کوئی حصہ جسم علاج کے لئے ڈاکٹر کو دکھانا پڑے (تو قرآن کریم کے مطابق وہ بھی ظاہر کیا جا سکتا ہے) بلکہ حضرت مسیح موعود تو یہاں تک فرمایا کرتے تھے کہ ہوسکتا ہے ڈاکٹر کسی عورت کے متعلق تجویز کرے کہ وہ منہ نہ ڈھانپے۔ (اپنے چہرے کو کور (cover) نہ کرے) اگر ڈھانپے گی تو اس کی صحت خراب ہو جائے گی اور اِدھر اُدھر چلنے پھرنے کے لئے کہے۔ (یعنی اگر ڈاکٹر عورت کو کہے کہ منہ نہ ڈھانپے اور پھر باہر جا کے پھرے، نہیں تو تمہاری صحت خراب ہو جائے گی) تو ایسی صورت میں اگر وہ عورت منہ ننگا کر کے چلتی ہے تو بھی جائز ہے۔ بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک اگر عورت حاملہ ہو اور کوئی اچھی دایہ میسر نہ ہو اور ڈاکٹر یہ کہے کہ اگر یہ کسی قابل ڈاکٹر سے اپنا بچہ نہیں جنوائے گی تو اس کی جان خطرے میں ہے تو ایسی صورت میں اگر وہ کسی مرد سے بچہ جنوائے تو یہ بھی جائز ہوگا۔ بلکہ اگر کوئی عورت مرد ڈاکٹر سے بچہ نہ جنوائے اور مر جائے تو خدا تعالیٰ کے حضور وہ ایسی ہی گناہگار سمجھی جائے گی جیسے اس نے خودکشی کی ہے۔ پھر یہ مجبوری کام کے لحاظ سے بھی ہوسکتی ہے جیسے زمیندار گھرانوں کی عورتوں کی میں نے مثال دی ہے۔ (پہلے مصلح موعود مثال دے چکے ہیں) کہ ان کے گزارے ہی نہیں ہو سکتے (اگر وہ کام نہ کریں۔) جب تک کہ وہ کاروبار میں اپنے مردوں کی امداد نہ کریں۔ یہ تمام چیزیں اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا میں ہی شامل ہیں۔''

پس (دین حق) نے آزادی بھی قائم کی ہے اور حدود بھی قائم کی ہیں۔ کھلی چھٹی نہیں دے دی۔ بعض مجبوریوں کی وجہ سے اجازت ہے کہ پردے کو کم کیا جا سکتا ہے۔ کم معیار کا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی بلاوجہ ناجائز طور پر (دینی) حکموں کو چھوڑنا اس سے بھی منع فرمایا ہے۔ (دین) نے آزادی کے نام پر بے حیائی نہیں رکھی۔

حضرت مسیح موعود کے تَفَقُّہ فی الدین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''(دینی) مسائل کی بنیاد تَفَقُّہ پر ہے۔ ان کے اندر باریک حکمتیں ہوتی ہیں اور جب تک ان کو نہ سمجھا جائے انسان دھوکہ کھا کر بعض دفعہ گمراہی کی طرف نکل جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ کسی مجلس میں بیان فرمایا کہ انسان اگر تقویٰ سے کام لے تو چاہے سو شادیاں کر لے۔ یہ بات سلسلے کے اخباروں میں سے ایک میں شائع ہوئی جس پر یہ چرچا شروع ہو گیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا مذہب یہی ہے کہ چار کی حد نہیں۔ (مرد تو بڑے خوش ہوئے ہوں گے کہ چار کی حد نہیں۔) شادیاں کوئی جتنی چاہے کر لے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے اس بحث اور جھگڑے کو جو باہر ہوتا تھا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پہنچایا اور پوچھا کہ اس سے آپ کا کیا مطلب تھا۔ آپ نے فرمایا میرا مطلب یہ تھا کہ اگر ایک بیوی مر جائے یا کسی وجہ سے طلاق دی جائے تو انسان اس کی بجائے اور شادی کر سکتا ہے۔ اسی طرح خواہ سو شادیاں کر لے۔ اس سے آپ نے اس خیال کی تردید فرمائی جو بعض مذاہب نے پیش کیا ہے۔ (یہ بات جو چل رہی ہے کسی اور حوالے سے چل رہی ہے۔ بعض دفعہ لوگ کہتے ہیں کہ جی فیصلہ ہو گیا۔ سیاق و سباق دیکھے بغیر بات کر دیتے ہیں۔ آپ نے جو اس بات کا اظہار فرمایا تھا تو اس کی وجہ یہ بنی۔) اس خیال کی آپ نے تردید فرمائی جو بعض مذاہب نے پیش کیا ہے کہ عمر بھر انسان کو دوسری شادی نہیں کرنی چاہئے (چاہے بیوی مر جائے یا طلاق ہو جائے۔ جب ایک شادی ہو گئی تو ختم ہو گیا اور خاص طور پر جب بیوی مر جائے تو آپ نے اس خیال کی تردید فرمائی تھی۔ اس حوالے سے بات ہو رہی تھی۔) حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اب اگر حضرت مسیح موعود کا یہ قول تشریح کے بغیر رہ جاتا تو کچھ عرصے کے بعد یہی سمجھا جاتا کہ آپ کا مذہب یہی تھا کہ جتنی شادیاں چاہو کر سکتے ہو، صرف تقویٰ کی شرط ہے۔ (آجکل تو مرد دوسری تیسری شادیاں بھی کرتے ہیں تو اس تقویٰ کی شرط کو بھی سامنے نہیں رکھتے۔ تقویٰ کی شرط ضروری ہے۔) اسی بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں مجھے یاد آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا اعتقاد ایک عرصے تک یہی تھا کہ چار سے زیادہ شادیاں جائز ہیں۔ ان دنوں چونکہ چھوٹی جماعت تھی اور دوست اکثر باہم ملتے تھے۔ (قادیان میں تھوڑے سے لوگ تھے) ایسے مسائل پر بڑی لمبی بحثیں ہوتی رہتی تھیں۔ انہی دنوں ایک زمانے میں یہ مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا چار بیویوں کی حد بندی شریعت سے ثابت نہیں اور ابوداؤد کی ایک روایت بھی پیش کی جس میں لکھا تھا کہ حضرت امام حسن کے اٹھارہ یا انیس نکاح ہوئے۔ اسی مجلس میں کسی نے یہ بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ اس پر حضرت خلیفۃ اول نے یہ خیال کیا کہ ممکن ہے آپ کے پاس یہ معاملہ پوری طرح پیش نہ کیا گیا ہو۔ اس لئے کسی سے یہ کہا کہ یہ کتاب لے جاؤ۔ (یہ جو حضرت امام حسن کے بارے میں ابوداؤد کی روایت ہے) اور حضرت مسیح موعود کو یہ حوالہ دکھا کے آؤ۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ کتاب لانے والا کتاب لے کے حضرت مسیح موعود کے پاس جا رہا تھا مجھے بھی راستہ میں ملا۔ بغل میں کتاب دبائی ہوئی تھی نہایت شوق سے جا رہا تھا۔ تو میں نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ اس نے بتایا کہ حضرت مولوی صاحب نے یہ حوالہ حضرت مسیح موعود کو دکھانے کے لئے بھیجا ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اس کا شوق جوش دیکھ کے اور ویسے بھی یہ مسئلہ ایسا تھا کہ میں بھی جواب کے شوق میں اس کی واپسی کا منتظر رہا۔ (وہیں کھڑا ہو گیا جہاں میں نے پوچھا تھا۔) تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ جاتے وقت تو وہ بہت خوش خوش گیا تھا مگر واپس آتے وقت سر جھکائے ہوئے آ رہا تھا۔ تو میں نے پوچھا کیا بات ہے۔ اس نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ مولوی صاحب سے جا کر پوچھو کہ یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ ساری بیویاں ایک ہی وقت میں تھیں۔'' پھر یہ مسئلہ بھی ختم ہو گیا ہے کہ چار سے زیادہ شادیاں بہرحال نہیں ہو سکتیں اور اس میں بھی شرائط ہیں اور تقویٰ سب سے بڑی شرط ہے۔

امام کی آواز پر لبیک کہنا، اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ ''امام کی آواز کے مقابلے میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول نے ایک دفعہ ایسا ہی کیا اور حضرت مسیح موعود کے آواز دینے پر فوراً نماز توڑ دی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور غالباً میر مہدی حسین صاحب اور میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بھی ایسا ہی کیا۔ (یہ دو آدمی تھے انہوں نے بھی مختلف وقتوں میں ایسا کیا۔ بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو حضرت مسیح موعود نے یہ آیت پڑھی کہ لَا تَجْعَلُوْا ......۔ (النور:64) کہ تمہارے درمیان رسول کا تمہیں بلانا اس طرح نہ بناؤ جیسے تم ایک دوسرے کو (اونچی آوازوں میں) بلاتے ہو (یا سمجھتے ہو کہ بلایا، آواز دی تو جواب دے دیا یا نہ دیا۔) اللہ تعالیٰ یقیناً ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے نظر بچا کر چپکے سے نکل جاتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو اس کے حکم کی مخالفت کرنے والے ہیں وہ اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی ابتلا آ جائے یا دردناک عذاب آ پہنچے۔

تو اسی طرح ایک دوسری جگہ آیا ہے کہ یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ..... (الانفال:25) کہ اے مومنو! تم اللہ اور اس کے رسول کی بات سننے کے لئے فوراً حاضر ہو جایا کرو جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے۔

بہرحال نبی کی آواز پر فوراً لبیک کہنا ایک ضروری امر ہے بلکہ ایمان کی علامتوں میں سے ایک بڑی بھاری علامت ہے۔

اس لئے جب یہ ان بزرگوں نے کیا تو بالکل جائز تھا۔ نماز اصل مقصود نہیں ہے یا کوئی اور نیکی نبی کی موجودگی میں اصل مقصود نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ہی اصل مقصود اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ہے اور اس کی بات

ماننا ہے جس کی مثال اس میں حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) سے ہمیں ملتی ہے۔اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے بھی ملتی ہے۔

ایک اہم بات جس کی طرف حضرت مصلح موعود نے توجہ دلائی تھی اور ہمیشہ سے اہم ہے، اب بھی ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ مومن درحقیقت زیادہ ترغیب کا منتظر نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے صرف اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اور اس اشارے کو سمجھ کر وہ ایسے جوش سے کام کرتا ہے کہ بعض لوگوں کو دیوانگی کا شبہ ہونے لگتا ہے۔اسی لئے جتنے کامل مومن دنیا میں ہوئے انہیں لوگوں نے پاگل کہا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے میرے استاد ہوا کرتے تھے مولوی یار محمد صاحب ان کا نام تھا۔ وہ حضرت مسیح موعود کے (رفیق) تھے۔ان کے دماغ میں کچھ ایسا نقص تھا یا ان کا نقص اس رنگ کا تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود کو اپنا محبوب اور اپنے آپ کو عاشق سمجھتے تھے۔اسی عشق کی وجہ سے وہ خیال کرنے لگے تھے کہ حضرت مسیح موعود نے مجھے پسرِ موعود اور مصلح موعود بنادیا ہے۔(اس محبت کی وجہ سے جو اُن کو حضرت مسیح موعود سے تھی ان کا خیال تھا کہ وہی پسر موعود اور مصلح موعود ہیں۔) حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ بات کرتے کرتے بعض دفعہ جوش میں اپنی رانوں کی طرف یوں ہاتھ لاتے جیسے کسی کو بلا رہے ہوں یا جس طرح بلایا جاتا ہے تو ایک دفعہ حضرت مسیح موعود اسی رنگ میں جوش سے کچھ کلمات فرما رہے تھے کہ مولوی یار محمد صاحب کود کر حضرت مسیح موعود کے پاس جا بیٹھے۔بعد میں کسی نے پوچھا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے۔تو وہ کہنے لگے کہ حضرت مسیح موعود نے یوں اشارہ کیا تھا اور یہ اشارہ میری طرف تھا کہ تم آگے آجاؤ۔ چنانچہ مَیں کود کے آگے آگیا۔تو یہ دیوانگی تھی۔مگر بعض رنگ کی دیوانگی بھی اچھی ہوتی ہے۔آخر ان کی یہ دیوانگی بغض کی طرف نہیں گئی بلکہ محبت کی طرف گئی۔ پس محبت کا دیوانہ غیر اشارے کو بھی اپنے لئے اشارہ سمجھتا ہے۔(جو اشارہ اس کو نہ بھی کیا جائے اس کو بھی اپنے لئے سمجھتا ہے) تو آپ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو قوم خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرنے والی ہو وہ صحیح اشارے کو کیوں نہیں سمجھتی کہ اس کے لئے کیا گیا ہے۔کیا ہماری جماعت کے دیوانوں کی وہ محبت جو وہ سلسلے سے رکھتے ہیں مولوی یار محمد جتنی بھی نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود نے رانوں پر آہستگی سے ہاتھ مارا اور انہوں نے سمجھا کہ مجھے بلا رہے ہیں۔'' اور یہاں اللہ تعالیٰ بڑے واضح طور پر احکامات دیتا ہے اور آپ کا مسیح احکامات دیتا ہے اور اس پر توجہ نہیں دیتے۔ پس ہمیں اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جائزہ لیں کہ کس حد تک اللہ تعالیٰ کے حکموں اور اس کے اشاروں کو ہم سمجھتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اور ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکموں پر چلتے ہوئے کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے کام نہیں کرنا چاہئے۔آپ فرماتے ہیں کہ مولوی غلام علی صاحب ایک کٹر وہابی ہوا کرتے تھے۔وہابیوں کا یہ فتویٰ تھا کہ ہندوستان میں جمعہ کی نماز ہوسکتی ہے لیکن حنفیوں کے نزدیک ہندوستان میں جمعہ کی نماز جائز نہیں تھی۔ ......

حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ہم مولوی غلام علی صاحب کے ساتھ گورداسپور گئے۔ راستے میں جمعہ کا وقت آ گیا۔ہم نماز پڑھنے کے لئے ایک مسجد میں چلے گئے۔آپ کا عام طریق وہابیوں سے ملتا جلتا تھا کیونکہ وہابی حدیثوں کے مطابق عمل کرنا اپنے لئے ضروری جانتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا ہی انسان کی نجات کے لئے ضروری ہے۔ غرض آپ (حضرت مسیح موعود) بھی مولوی غلام علی صاحب کے ساتھ گئے اور جمعہ کی نماز پڑھی۔جب مولوی غلام علی صاحب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے چار رکعت ظہر کی نماز پڑھ لی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ میں نے ان سے کہا کہ مولوی صاحب یہ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعتیں کیسی ہیں۔ وہ کہنے لگے یہ احتیاطی ہیں۔تو میں نے کہا مولوی صاحب آپ تو وہابی ہیں اور عقیدۃً اس کے مخالف ہیں۔ پھر احتیاطی کے کیا معنی ہوئے۔تو کہنے لگے یہ احتیاطی ان معنوں میں نہیں کہ خدا کے سامنے ہمارا جمعہ قبول ہوتا ہے یا ظہر۔ بلکہ یہ ان معنوں میں ہے کہ لوگ مخالفت نہ کریں۔لوگوں کا ڈر ہے۔تو کئی لوگ اس طرح بھی کام کر لیتے ہیں جیسے مولوی غلام علی صاحب نے کیا کہ وہ اپنے دل میں تو اس بات سے خوش رہے کہ انہوں نے جمعہ پڑھا ہے اور ادھر لوگوں کو خوش کرنے کے لئے چار رکعت ظہر کی نماز بھی پڑھ لی۔''

''حضرت مسیح موعود سے ایک دفعہ ایک مجلس میں کسی نے عرض کیا کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگ داڑھیاں منڈواتے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ اصل چیز تو محبت الٰہی ہے۔ جب ان لوگوں کے دلوں میں محبت الٰہی پیدا ہو جائے گی تب خود بخود یہ لوگ ہماری نقل کرنے لگ جائیں گے۔''

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حقیقی طور پر حضرت مسیح موعود کی باتوں کو سمجھنے والے ہوں اور حقیقی محبت الٰہی ہم میں پیدا ہو جائے اور ہمارا ہر عمل اور فعل خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہو۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ یہ مکرم عبدالنور جابی صاحب سیریا کا ہے 1989ء کی ان کی پیدائش ہے۔غالباً ان کو وہاں کی حکومت نے گرفتار کرلیا۔صحیح طرح پورے کوائف بھی نہیں لکھے۔ بہرحال جو کوائف موجود ہیں اس کے مطابق چند ماہ قبل انہوں نے بزنس مینجمنٹ کی یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کی تھی۔ 31 دسمبر 2013ء کو ہاں حکومتی کارندوں نے ہی آپ کو گرفتار کیا تھا اور گرفتاری کی وجہ یہ تھی کہ کسی نے ان کا موبائل فون عاریتاً لے کر وہاں کے باغیوں کو فون کیا تھا۔ یہ سیریا میں حالات خراب ہونے کے ابتدائی ایام کی بات ہے۔ جب کسی کو ضرورت کے وقت عاریتاً فون دینا اس وقت کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہوتی تھی تو بہرحال باغیوں میں سے کسی نے ان کا فون لے کر اپنے ساتھیوں سے مالی لین دین کی بات کی اور اس بارے میں فون کو تو حکومت کی ایجنسیاں انٹرسیپٹ (intercept) بھی کرتی ہیں، چیک کرتی ہیں۔انہوں نے پکڑ لیا، تحقیق کے دوران یہ ثابت ہوا کہ آپ کے فون سے کال ہوئی تھی اور آپ کا باغیوں کے ساتھ رابطہ ہے۔اس وجہ سے آپ کو گرفتار کرلیا گیا اور پھر شہید بھی کر دیا گیا۔طبی رپورٹ کے مطابق مرحوم گرفتاری کے تیسرے روز ہی سر پر شدید چوٹ آنے کی وجہ سے فوت ہو گئے تھے کیونکہ یہ حکومتی پولیس والے بھی بڑا ٹارچر دیتے ہیں۔جو باغیوں کا حال ہے وہی حکومت کے کارندوں کا بھی حال ہے۔تاہم ان کی وفات کی خبر ان کے گھر والوں کو 22 فروری 2016ء کو ملی۔......

یہ سلیم الجابی صاحب کے پوتے تھے جو بہت پرانے احمدی ہیں۔سلیم جابی صاحب حضرت مصلح موعود کے زمانے میں ربوہ بھی گئے تھے۔اردو زبان بھی ان کو اچھی آتی ہے۔ یہ اپنے ماحول اور جاننے والوں میں بہت خوش اخلاق اور شریف الطبع اور نرم خو اور ملنسار مشہور تھے۔طبیعت میں سختی بالکل نہیں تھی۔صحتمند اور مضبوط جسم کے مالک تھے۔آپ کی بہن مکرمہ ھبۃ الرحمٰن جابی بیان کرتی ہیں کہ میرے بھائی کی پیدائش سے پہلے والدہ محترمہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ ان کا بیٹا ہوا ہے اور انہیں کہا گیا ہے کہ آپ نے نور کو جنم دیا ہے۔ بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے عبدالنور نام ان کو عطا ہوا۔ کہتی ہیں کہ میرا بھائی بہت فرمانبردار اور لائق تھا اور سب اس کی لیاقت اور ذہانت کی تعریف کیا کرتے تھے۔ میری اس سے جو آخری بات فون پر ہوئی تو مختلف لہجہ میں کہا کہ اگر میں سچا احمدی ہوں تو مجھے دوسروں سے درگزر کرنا سیکھنا چاہئے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین، والدہ، بہن بھائی، دادا بھی ہیں ان سب کو صبر عطا فرمائے۔

سیریا کے حالات کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔وہاں حکومت کے ظلم کی وجہ سے ہی باغی گروپ کھڑا ہوا اور اب دونوں اپنے ظلموں میں بڑھے ہوئے ہیں۔اور تیسرا گروپ داعش کا ہے جو اسلام کے نام پر ایک اور ظلم و بربریت کی مثالیں قائم کر رہا ہے۔اور وہاں رہنے والے جتنے شریف الطبع لوگ ہیں۔ وہ شرفاء اور وہ احمدی بھی جو کسی بھی گروپ کے ساتھ شامل نہیں اس میں پس رہے ہیں اور نہ وہ حکومت سے محفوظ ہیں۔ حکومت بھی اتنی ہی ظالم ہے حکومت کا باغی گروپ بھی اتنا ہی ظالم ہے اور اسلام کے نام پر حکومت کا دعویٰ کرنے والے بھی اتنے ہی ظالم ہیں۔اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اس ملک پر بھی رحم کرے اور ظالموں سے اس ملک کو جلد چھٹکارا دلوائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود

حضرت مسیح موعود نے 23مارچ 1889ء کو پہلی بیعت لے کر جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ جماعت احمدیہ میں اس نعمت عظمیٰ کے ملنے پر اظہار تشکر، تجدید عہد اور پختہ عزم کیلئے جلسہ ہائے یوم مسیح موعود منائے جاتے ہیں۔ جن میں بزرگان، مربیان، معلمین اور دیگر عہدیداران تقاریر کرتے ہیں اور سیرت حضرت مسیح موعود اور قیام جماعت کی اغراض و مقاصد کا ذکر ہوتا ہے۔ درج ذیل جماعتوں نے مارچ اور اپریل 2016ء میں یہ جلسے کئے اور روزنامہ الفضل کو رپورٹس بھجوائیں۔

میر پور خاص حاضری 100، نصرت آباد ضلع میر پور خاص حاضری 50، داتا زید کا ضلع سیالکوٹ حاضری 80، لجنہ اماء اللہ داتا زید کا حاضری 86، ساہیوال حاضری 74۔

حافظ آباد ضلع کی جماعتوں میں بیت التوحید حاضری 210، پریم کوٹ، کولو تارڑ، چھنی جاناں، بھڑی چٹھہ، پنڈی بھٹیاں، بھاکاں بھٹیاں، پیرکوٹ ثانی، کڑیالہ، ڈاہرانوالی، چک چٹھہ، کوٹ شاہ عالم، سکھیکی منڈی، اختر ٹاؤن۔ ان جلسوں میں کل حاضری 786 رہی۔ نیز اونچا مانگٹ کا جلسہ 8 اپریل کو ہوا۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے خطاب فرمایا حاضری 137 رہی۔

ضلع عمر کوٹ کی جماعتوں عمر کوٹ، دارالحکمت کنری، دارالفضل کنری، نسیم آباد فارم، ناصر آباد فارم، دارالرحمت کنری، مصطفیٰ فارم، محمود آباد فارم، پھیرو چچی، گوٹھ عبداللطیف، گوٹھ احمدیاں بستی نور، گوٹھ غلام محمد، نبی سر روڈ، بشیر نگر، شریف آباد، احمد آباد اسٹیٹ، گوٹھ غلام حیدر، محمد آباد اسٹیٹ، کریم نگر، لطیف نگر، اسماعیل آباد، نور نگر اور صادق پور۔ ان جلسوں سے 1081 افراد نے استفادہ کیا۔

ضلع لاڑکانہ کی جماعتوں لاڑکانہ، گوٹھ مسن، باڈہ، انور آباد، گوٹھ جام خان چانڈیو، گوٹھ قمر علی خان، ان جلسوں سے 206 افراد نے استفادہ کیا۔

ضلع سرگودھا کی جماعتوں سرگودھا شہر حاضری 27، حلقہ 9 بلاک حاضری 41، پی اے ایف حاضری 18، 79 شمالی حاضری 14، 99 شمالی حاضری 227، 87 شمالی حاضری 14، سلانوالی حاضری 103، چک منگلا حاضری 405، ٹھٹھہ جوئیہ حاضری 36، بستی مسلم شیخاں حاضری 50، چک 70/72 حاضری 55، 152 شمالی، سیال موڑ، ادرحماں حاضری 110، بھابڑہ حاضری 11، بھلوال حاضری 83، ساہیوال حاضری 27، ڈھول بالا حاضری 32، 97 جنوبی حاضری 8، 35 جنوبی حاضری 27، 37 جنوبی حاضری 143، 46 شمالی حاضری 154، 9 چک پنیار حاضری 28، 130 شمالی حاضری 15، بھیرہ حاضری 114، کوٹ مومن حاضری 6، نہنگ حاضری 14، 71 جنوبی حاضری 33، ککیار ٹاؤن اور مراد آباد۔

ضلع فیصل آباد میں کل 83 جلسے ہوئے جن میں 3 ہزار 857 افراد نے شرکت کی۔

سانحہ ارتحال

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم حکیم قاضی نذر محمد صاحب قاضی دواخانہ چک چٹھہ ضلع حافظ آباد مورخہ 13 اپریل 2016ء کو اسلام آباد میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اسی روز دوپہر 11 بجے چک چٹھہ میں ان کے دواخانہ میں مکرم عمران محمود صاحب مربی ضلع حافظ آباد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے۔ چنانچہ ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔

مرحوم 1935ء میں پیدا ہوئے۔ 1956ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ دواخانہ طب جدید شاہدرہ لاہور سے طب کی سند حاصل کی۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ خلق خدا کے ہمدرد، بہادر، احمدیت اور خلافت سے دلی محبت کرنے والے، قرآن کریم سے محبت کرنے والے، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور غرباء سے نیک سلوک کرنے والے تھے۔ دواخانہ کے باہر آنے جانے والوں کے لئے نلکا لگوایا ہوا تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بھائی خاکسار، ایک بہن مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ چونڈہ، 3 بیٹے مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت چک چٹھہ، مکرم حکیم سعادت احمد صاحب اسلام آباد، مکرم احمد رضوان صاحب ایڈووکیٹ اسلام آباد، چھ بیٹیاں، متعدد پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور پڑنواسے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

اعلانات دارالقضاء

1:۔(مکرم احسن احمد صاحب ترکہ مکرم چوہدری انور حسن صاحب)

مکرم احسن احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم چوہدری انور حسن صاحب ولد مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 13 بلاک نمبر 2 محلّہ دارالعلوم غربی برقبہ 1 کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرمہ سلیمہ انور صاحبہ (بیوہ)
2۔مکرم احسن احمد صاحب (بیٹا)
3۔مکرمہ ثمینہ فوزیہ چوہدری صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیروارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

2:۔(مکرم اشفاق احمد باجوہ صاحب ترکہ مکرم چوہدری اعجاز احمد باجوہ صاحب)

مکرم اشفاق احمد باجوہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم چوہدری اعجاز احمد باجوہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔ بوقت وفات ان کے والدین زندہ تھے۔ محترم والد صاحب مرحوم کے نام قطعہ نمبر 11 بلاک نمبر 8 محلّہ دارالصدر برقبہ 2 کنال 2.2 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ خاکسار کی والدہ محترمہ اور والد صاحب مرحوم کے بہن بھائی خاکسار اور میرے بھائی مکرم محمود مشتاق صاحب کے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں۔ باقی جتنا بھی بچتا ہے وہ ہم بہن بھائیوں میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرم محمد علی باجوہ صاحب (والد)
2۔مکرمہ رسول بی بی صاحبہ (والدہ)
3۔مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بہن)
4۔مکرمہ سلمٰی بیگم صاحبہ (بہن)
5۔مکرمہ سلیم اختر صاحبہ (بہن)
6۔مکرم ناصر احمد باجوہ صاحب (بھائی)
7۔مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ (بہن)
8۔مکرم نثار احمد باجوہ صاحب (بھائی)
9۔مکرمہ مجیدہ اختر صاحبہ (بہن)
10۔مکرم مختار احمد صاحب (بھائی)
11۔مکرمہ اختر النساء صاحبہ (بیوہ)
12۔مکرم اشفاق احمد باجوہ صاحب (بیٹا)
13۔مکرم محمود مشتاق صاحب (بیٹا)
14۔مکرمہ ثمینہ ایاز صاحبہ (بیٹی)
15۔مکرمہ رخسانہ اعجاز باجوہ صاحبہ (بیٹی)
16۔مکرمہ شمع اعجاز باجوہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیروارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

3:۔(مکرم عامر ودود محمود صاحب ترکہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ)

مکرم عامر ودود محمود صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 8 بلاک نمبر 3 محلّہ دارالبرکات برقبہ 1 کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے لہٰذا یہ قطعہ خاکسار اور میرے بھائیوں مکرم مظفر محمود صاحب اور مکرم مبشر بشیر محمود صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ نیز قطعہ نمبر 22 بلاک نمبر 4 محلّہ دارالبرکات برقبہ 10 مرلہ 7.5 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ میری ہمشیرہ مکرمہ فرح دیبا محمود صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔ جبکہ مکرمہ مبشرہ بشیر محمود صاحبہ آف کینیڈا کی طرف سے دستبرداری بعد میں بھجوادی جائے گی۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرم بشیر احمد محمود صاحب (خاوند)
2۔مکرم مظفر محمود صاحب (بیٹا)
3۔مکرم عامر ودود محمود صاحب (بیٹا)
4۔مکرمہ غزالہ شاہین محمود صاحبہ (بیٹی)
5۔مکرمہ فرح دیبا محمود صاحبہ (بیٹی)
6۔مکرمہ مبشرہ بشیر محمود صاحبہ
7۔مکرم مبشر بشیر محمود صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیروارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

4:۔(مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ ترکہ مکرم ولی محمد صاحب)

مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ولی محمد صاحب ولد حاجی عبدالغنی صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 5 بلاک نمبر 35 محلّہ دارالعلوم شرقی برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے خاکسار کے علاوہ مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اور مکرمہ عابدہ رشید صاحبہ اپنے حصہ سے مکرمہ نگینہ یاسمین صاحبہ کے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔مکرم سلطان احمد ظفر صاحب (بیٹا)
3۔مکرمہ نگینہ یاسمین صاحبہ (بیٹی)
4۔مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
5۔مکرمہ عابدہ رشید صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیروارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

شہد کے فوائد

کھانسی پر قابو پانا

شہد کھانسی پر قابو پانے کے لئے کسی روایتی سیرپ جتنا ہی مؤثر ہوتا ہے جس کی وجہ ممکنہ طور پر یہ ہے کہ مسکن دوا جیسا ہی کام کرتا ہے جو گلے میں ایک تہہ قائم کر کے اس خارش سے ریلیف دیتا ہے جو کھانسی کا باعث بنتی ہے۔

کولیسٹرول بہتر بنائے

ایک طبی تحقیق کے مطابق 25 ملی لیٹر پانی کو 75 گرام قدرتی شہد کے ساتھ ملا کر 15 روز تک استعمال کیا جائے تو اس سے صحت کیلئے نقصان دہ سمجھے جانے والے ایل ڈی ایل کولیسٹرول کی سطح میں کمی آتی ہے جبکہ صحت کے لئے بہتر کولیسٹرول کی سطح بڑھتی ہے۔

جلد کی نمی بحال کرے

شہد قدرتی موئسچرائزر بھی ہے کیونکہ اس میں شامل شوگر مالیکیول جلد میں پانی کو برقرار رکھتے ہیں۔طبی ماہرین کے مطابق شہد جلد پر ایسی تہہ بنا دیتا ہے جو پانی کو روک کر نمی کو بڑھا دیتا ہے۔

کیل مہاسوں سے نجات

شہد کی جراثیم کش خوبیاں چہرے پر دانے کی سوجن کی روک تھام کرسکتی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ شہد اور جائفل کی یکساں مقدار کو مکس کر کے دانوں پر بیس منٹ تک لگا رہنے دیں اور پھر دھولیں اس کے پہلے یا کئی بار استعمال سے وہ ختم ہوجائے گا۔

گلے کی تکلیف میں راحت

آدھا کپ پانی میں ایک چائے کا چمچ چھیلی ہوئی ادرک، ایک یا دو لیموں کا عرق اور ایک چائے کا چمچ شہد کا مکس کریں۔ اس مکسچر سے غرارے کرنا گلے کی تکلیف میں کمی لاسکتا ہے۔

لو بلڈ شوگر کو ٹھیک کرے

ایک تحقیق کے مطابق خون میں گلوکوز کی کمی کے مریض اگر شہد کا استعمال کریں تو ان کے لو بلڈ شوگر لیول میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

سر کی خشکی کو دور کرے

شہد سے بال دھونا سر کی خشکی سے نجات دلاسکتا ہے، شہد کے استعمال سے سر کی نمی بحال ہوتی ہے جس سے خشکی کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ سر کی خشکی سے نجات کے لئے شہد کو ہلکے سے گرم پانی میں مکس کریں اور پھر سر پر اس کی دو سے تین منٹ تک مالش کریں۔

(سماء 6فروری 2016ء)

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 26/اپریل

طلوع فجر	4:00
طلوع آفتاب	5:26
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:47
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	37 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	22 سنٹی گریڈ
موسم خشک رہنے کا امکان ہے	

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

26۔اپریل 2016ء

6:20 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب 30جون 2012ء
8:05 am	خطبہ جمعہ 4جون 2012ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:05 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ 22۔اپریل 2016ء (سندھی ترجمہ)

مکان برائے فروخت

مکان نمبر 8/34 دارالعلوم شرقی نور ربوہ بالمقابل بیت النور برقبہ 10 مرلہ جس میں 3 بیڈرومز پر مشتمل کھلا ہوا دار میٹھے پانی، بجلی، گیس کی سہولیات موجود ہیں۔

رابطہ: 033367066649,03356052049

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر یادگار روڈ۔ربوہ

دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ FedEx اور DHL مناسب ریٹس

نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419 047-6213567,6213767

Hoovers World Wide Express

کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں بھجوانے کیلئے رابطہ کریں

جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج

72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے۔ پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے۔

بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری 0345/0321 4866677

PMA ٹریڈ سنٹر شاپ نمبر 25-24 فیروز پور روڈ بالمقابل کیمپ جیل لاہور

0333-6708024,04237428400

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

البشیر پیج جیولرز

میاں شاہد اسلام +92 047 6214510 +92 333 6709546

چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

FR-10

The Vision of Tomorrow

New Haven Public School

Multan Tel:061-6779794,061-6563536

Study Abroad

Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.

IELTS™ English for International Opportunity

iTEP Training & Testing Center

Training By Qualified Teachers

International College of Languages ICOL

Visit / Settlement Abroad:

→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.

Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)

67-C, Faisal Town, Lahore

042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511

www.educationconcern.com

info@educationconcern.com

Skype ID: counseling.educon

الفضل روم کولر اینڈ گیزر

عام گیزر، الیکٹرک اینڈ گیس گیزر، فین کولر، بلور کولر، عام کولر، ہائی پریشر گیزر انسٹا گیزر اور ہر قسم کے پنکھے دستیاب ہیں۔

طالب دعا: ناصر احمد :0300-4026760

فیکٹری B1-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

042-35118096,042-35114822:

الحمید جدید ہومیو سٹور

معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیو پیتھی

ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)

سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510 0344-7801578

Warda فیبرکس

گرمی آئی لان لائی

لان ہی لان

تمام لان انتہائی مناسب ریٹ پر حاصل کریں۔

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز

امین جیولرز

سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ دکان: 0476213213 موبائل: 0333-5497411

Deals in HRC,CRC,EG,P&O, Sheets &Coil

JK STEEL

Lahore

STUDY IN GERMANY

Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply

Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com